یہی مسلک اس معاملہ میں میرا بھی ہے۔ میں یہ نہیں مان سکتا کہ مثلاً جن بزرگوں نے سماع کو تقرب الی اللہ کے ذریعہ کی حیثیت سے اختیار کیا، ان کا اجتہاد صحیح تھا یا مثلاً جن حضرات نے تصور شیخ کا طریقہ اختیار کیا وہ اپنے اجتہاد میں صائب تھے۔ میں ان چیزوں کو غلط سمجھتا ہوں اور ان سے اختلاف کرنا اور لوگوں کو ان سے اجتناب کا مشورہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ مگر اس کے ساتھ ان صوفیائے کرام کی شان میں کوئی گستاخی کرنا درست نہیں سمجھتا جن کی طرف یہ طریقے منسوب ہیں۔

امارتِ شرعیہ بہار کا سوالنامہ اور اس کا جواب

محترم بندہ سلام مسنون

دارالافتا امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ (ہند) کے پاس جماعتِ اسلامی سے متعلق سوالات آتے رہتے ہیں جن میں اس طرف زیادتی ہے۔ سوالات میں زیادہ جماعت اسلامی اور اس کے ممبروں کی دینی حیثیت کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے۔ ہم نے مناسب سمجھا کہ جماعت اسلامی کے ذمہ داروں سے براہ راست ذیل کے دفعات (جن کے متعلق سوالات آتے ہیں) سے متعلق استفسار کرایا جائے اور آپ حضرات سے ان کے جوابات طلب کر لیے جائیں تاکہ ان جوابات کی روشنی میں ہمیں جماعت اسلامی اور اس کے ممبروں اور ہمدردوں کی دینی حیثیت سے متعلق رائے قائم کرنے میں اور شرعی حکم بتلانے میں سہولت ہو۔ ہمارے خیال میں اس طرح اطمینان حاصل کیے بغیر کوئی شرعی حکم لگانا احتیاط کے خلاف ہوگا۔ آپ سے عرض ہے کہ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب پورے اختصار کے ساتھ حتی الامکان محض نفی و اثبات میں اس طرح تحریر فرمائیں کہ ہمیں واضح طور پر معلوم ہو جائے کہ اس مسئلہ میں جماعت اور اس کے ذمہ داروں کا مسلک اور رائے یہ ہے۔ یہ خیال رہے کہ بعض دفعہ تطویل سے بات واضح ہو جانے کے بجائے اور مشتبہ ہو جاتی ہے۔ ہمارا مقصد آپ پر کوئی اعتراض کرنا نہیں ہے بلکہ جماعت کے متعلق مندرجہ ذیل مسائل میں تشفی کرنا ہے

اور جماعت اور اس کے ممبروں کی دینی حیثیت بتلانے میں اپنے لیے سہولت مہیا کرنا ہے مجھے امید ہے کہ آپ اس تحریر کو مخالفانہ تصور نہ فرمائیں گے۔ اس لیے کہ یہ اس جذبہ سے لکھی بھی نہیں گئی ہے۔ بلکہ اسے اپنے ہمدرد کے سوالات سمجھ کر جواب تحریر فرمائیں گے۔

(۱) آپ حضرات کے خیال میں صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کا اجماع شرعی طور پر حجت ہے یا نہیں؟

(۲) صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کو برا بھلا کہنے والا ان کی طرف ایسی باتوں کو منسوب کرنے والا جو دینداروں کی شان سے بعید ہیں فاسق و گنہگار ہے یا نہیں؟

(۳) فرائض کا تارک اور گناہ کبیرہ کا مرتکب آپ حضرات کے خیال میں مسلمان ہے یا نہیں؟

(۴) تصوف (مروجہ نہیں) جس کی دوسری تعبیر احسان و سلوک بھی ہے، جس کی تعلیم اکابر نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ قادریہ وغیرہ نے دی ہے جیسے حضرت شیخ شہاب الدین محمد نقشبند، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی۔ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی علیہم الرحمۃ اس تصوف کو آپ حضرات دین کے لیے مفید سمجھتے ہیں یا مضر؟

(۵) کسی روایت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انتساب کرنے میں اولی درجہ صحت روایت کو ہے یا درایت کو۔ وہ درایت جو حدیث کی صحت کی جانچ کے لیے مدار بنے آپ کے نزدیک اس کی تعریف کیا ہے؟

(۶) جماعت اسلامی کے ممبروں اور ہمدردوں کے سوا ہندوستان کے عام مسلمان جو اپنے کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں اور جو آپ کی اصطلاح میں محض نسلی مسلمان ہیں وہ شرعی اعتبار سے دائرہ اسلام میں ہیں یا اس سے خارج؟

(۷) آپ کے نزدیک معیار حق ہونے کا مطلب کیا ہے اور اس مطلب کے مطابق صحابہ کرام

معیار حق ہیں یا نہیں؟

(۸) ایک مسلمان کے لیے مسلمان ہونے کی حیثیت سے نفس تقلید فرض ہے یا نہیں اور تقلید شخصی کا درجہ آپ کے نزدیک کیا ہے۔ اور آپ کے نزدیک تقلید شخصی کو واجب کہنے والے لائق تحسین ہیں یا قابلِ ملامت؟

(۹) کیا آپ اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ انبیاء کرام سے لغزش کرائی ہے؟

(۱۰) نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد ان عبادات میں شرعاً مقصود بالذات کون سی عبادت ہے اور اولی درجہ کس کو حاصل ہے۔ کیا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اسلام میں مقصود نہیں۔ بلکہ ان کی حیثیت ذرائع اور وسائل کی ہے، مقصود دراصل جہاد ہے؟ یہ عقیدہ آپ کا ہے یا نہیں؟

(۱۱) کلمہ شہادت پر اقرار کے چار پانچ روز یا چار پانچ گھنٹے بعد ایک شخص کی وفات ہو گئی اور باوجود استطاعت کے اس نے ایک مسلمان قرض خواہ کے قرض کو ادا نہیں کیا۔ آپ اس کو مسلمان سمجھتے ہوئے جنازہ کی نماز پڑھیں گے یا نہیں؟

(۱۲) ایسے مسلمان جو سرکاری دفاتر میں ملازم ہیں یا گورنمنٹ کی عدالتوں میں جج اور مجسٹریٹ ہیں اور ان کے ہاتھوں قانون ہند کا نفاذ ہوتا ہے یا مجالس قانون ساز کے رکن ہیں اور قانون سازی میں حصہ لیتے ہیں یہ لوگ آپ کے نقطہ نظر سے دائرہ اسلام میں داخل ہیں یا نہیں؟ اور آپ حضرات کے نزدیک شرعی نقطہ نظر سے ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے۔

جواب :۔ محترمی ومکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

یاد فرمائی کا شکریہ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ دوسروں کے متعلق فتوے دینے کی ذمہ داری آپ حضرات خواہ مخواہ اپنے ذمہ لیتے ہی کیوں ہیں۔ اگر کوئی شخص آپ لوگوں کے متعلق مجھ سے دریافت کرے تو میں پہلے ہی معذرت پیش کر دوں گا اور کوئی سوالنامہ مرتب کر کے آپ کے پاس نہ بھیجوں گا۔ تاہم چونکہ آپ نے یہ سوالات بھیجنے کی تکلیف اٹھائی ہے اس لیے مختصر جوابات حاضر ہیں۔

۱:۔ جی ہاں۔ میرے نزدیک صحابہ کرام کا اجماع حجت ہے۔

۲:۔ صحابہؓ کرام کو برا کہنے والا میرے نزدیک صرف فاسق ہی نہیں ہے بلکہ اس کا ایمان بھی مشتبہ ہے۔ من ابغضھم فببغضی ابغضھم

۳:۔ ہم اسے مسلمان مانتے ہیں، مگر اس کی اصلاح کے لیے کوشش کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں

۴:۔ ہمارے نزدیک ہر وہ چیز جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے مطابقت رکھتی ہے وہ مفید ہے اور جو مطابقت نہیں رکھتی وہ مضر ہے۔ اسی کلیے میں تصوف بھی آجاتا ہے۔ تصوف میں بھی کتاب و سنت کے مطابق جو کچھ ہے، حق ہے، اس کا مفید ہونا شک و شبہ سے بالاتر ہے لیکن جو آمیزش بھی کتاب و سنت سے ہٹی ہوئی ہے اس سے ہم اجتناب کرتے ہیں، اور دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔

۵:۔ احادیث کی تحقیق میں دیکھنے کی پہلی چیز حدیث کی سند ہے۔ اس کے بعد درایت کا درجہ آتا ہے۔ درایت سے مراد یہ ہے کہ حدیث کے مضمون پر غور کر کے دیکھا جائے کہ وہ قرآن مجید اور سنت ثابتہ کے خلاف تو نہیں پڑتی؛ اس کی تائید کرنے والی دوسری روایات موجود ہیں یا نہیں؛ کوئی بات اگر فرمائی گئی ہے یا کوئی عمل اگر کیا گیا ہے تو کس موقع پر کیا گیا ہے اور اس موقع سے اس کی مناسبت کیا ہے؛ وغیرہ۔

۶:۔ جماعت اسلامی میں شامل ہونا ہمارے نزدیک مسلمان ہونے کے لیے شرط نہ کبھی تھا نہ اب ہے، نہ ہم اس حماقت میں انشاء اللہ کبھی مبتلا ہو سکتے ہیں کہ جو اس جماعت میں نہیں ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ جماعت سے باہر کے تمام مسلمانوں کو ہم نے "نسلی مسلمان" نہیں کہا ہے بلکہ ان لوگوں کو کہا ہے جو دین کے علم و عمل سے بے بہرہ ہیں اور اپنے اخلاق و عادات اور اعمال میں اسلام کی کھلی کھلی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

۷:۔ ہمارے نزدیک معیارِ حق سے مراد ہے وہ چیز جس سے مطابقت رکھنا حق ہو اور جس کے خلاف ہونا باطل ہو۔ اس لحاظ سے معیار حق صرف خدا کی کتاب اور اس کے رسولؐ

کی سنت ہے۔ صحابہ کرام معیارِ حق نہیں ہیں بلکہ کتاب و سنت کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔ کتاب و سنت کے معیار پر ہی جانچ کر ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ گروہ برحق ہے۔ ان کے اجماع کو ہم اس بنا پر حجت مانتے ہیں کہ ان کا کتاب و سنت کی ادنیٰ سی خلاف ورزی پر بھی متفق ہو جانا ہمارے نزدیک ممکن نہیں ہے۔

۸:۔ مسلمان کے لیے مسلمان ہونے کی حیثیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید فرض ہے۔ رہی ائمۂ مجتہدین میں سے کسی کی تقلید، تو ہم ایسے مسلمانوں کے لیے اس کو ضروری سمجھتے ہیں جو خود مسائل شرعیہ کی تحقیق کرنے کے اہل نہ ہوں۔ رہے تحقیق کی قابلیت رکھنے والے لوگ، تو اگر وہ کسی امام مجتہد کے اقوال کی صحت پر مطمئن ہوں تو ہمارے نزدیک ان کا اتباع قابل اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اگر تحقیق سے وہ کسی مسئلے میں اپنے امام کے سوا کسی دوسرے امام کے قول کو اوفق بالکتاب والسنۃ سمجھتے ہوں، لیکن قصداً اپنے امام ہی کی تقلید کریں تو یہ ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے۔

۹:۔ جی نہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں کام کرتے ہیں، اس لیے ان سے لغزش کا صدور اس بنا پر نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ کسی وقت ان سے غافل ہو گیا تھا، بلکہ اس بنا پر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ لغزش ان سے صادر ہو جانے دی تاکہ دنیا پر یہ بات بھی واضح ہو جائے کہ وہ بندے اور بشر ہی ہیں، خدائی صفات کے حامل نہیں ہیں۔

۱۰:۔ میرے نزدیک مقصود دراصل اقامتِ دین ہے۔ اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ۔ نماز روزہ حج اور زکوٰۃ اس دین کے ارکان ہیں جن پر یہ دین قائم ہوتا ہے اس لیے ان کو قائم کرنا اقامتِ دین کے لیے مطلوب ہے۔ اور جہاد چونکہ دین کو اس کے پورے نظام کے ساتھ قائم کرنے کا ذریعہ ہے اس لیے وہ بھی اقامتِ دین ہی کے لیے مطلوب ہے۔ سوال کے آخری حصہ کا جواب حضرت معاذ بن جبل والی حدیث میں موجود ہے۔ الا ادلک برأس الامر وعمودہ وذروۃ سنامہ؟ قال بلیٰ یا رسول اللہ۔ قال رأس الامر الاسلام وعمودہ الصلوٰۃ وذروۃ سنامہ الجہاد۔

۱۱:۔ یقیناً میں اس کی نماز جنازہ پڑھوں گا۔

۱۲:۔ میرے نزدیک وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں۔ میں ان کو مسلمان سمجھتے ہوئے ہی یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ تم وہ کام کر رہے ہو جو مسلمان کے کرنے کا نہیں ہے۔